36889 ـ اگر ننید گہری ہو تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے

سوال

گہری نیند سے وضوء ٹوٹنے کی دلیل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نیند سے وضوء ٹوٹنے کی دلیل درج ذیل ہے:

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین دن اور راتیں نہ اتاریں، مگر جنابت سے، لیکن پیشاب اور پاخانہ اور نیند سے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (89) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے.

اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ نیند سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے.

علماء کرام اس میں اختلاف رکھتے ہیں کہ آیا نیند سے وضوء ٹوٹتا ہے یا نہیں، ذیل میں اس کے متعلق اقوال بیان کیے جاتے ہیں:

پہلا قول:

مطلقا نیند ناقض وضوء ہے، چاہے نیند قلیل ہو یا کثیر، اور کسی بھی صفت پر سویا جائے، صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر اسحاق، مزنی، حسن بصری، ابن منذر کا یہی قول ہے، کیونکہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ نیند نواقض وضوء میں سے ہے اور اس میں کسی حالت کی قید نہیں لگائی گئی.

دوسرا قول:

مطلقا نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لیے انتظار کرتے حتی کہ ان کے سر جھك جاتے اور پھر وضوء کیے بغیر ہی نماز ادا کرتے تھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (376).

اور بزار کی روایت میں ہے کہ:

" وہ اپنے پہلو رکھ لیتے " یعنی لیٹ جاتے.

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا یہی قول ہے.

یہ دونوں قول ایك دوسرے کے مقابل ہیں، اور ہر قول والے نے دلائل کا ایك حصہ لیا ہے، لیکن جمہور علماء کرام نے ان دلائل کے مابین جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

کچھ معین حالات میں نیند ناقض وضوء ہوگی، اور ان حالات کے علاوہ ناقض نہیں، لیکن دلائل کے مابین جمع کرنے کے طریقہ میں ان کا اختلاف پایا جاتا ہے.

تیسرا قول:

اگر تو اپنی مقعد (نچلا حصہ) زمین پر ٹکا کر سوئے تو اس کا وضوء نہیں ٹوٹےگا، اور اگر قائم نہ رہے اور ٹك نہ سکے تو وضوء ٹوٹ جائیگا چاہے وہ کسی بھی شکل اور حالت میں ہو، احناف اور شافعیہ کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المجموع (2 / 14).

چوتھا قول:

نیند نواقض وضوء میں شامل ہے لیکن کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تھوڑی سی نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا، حنابلہ کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: الانصاف (2 / 20 ـ 25).

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تھوڑی نیند کو استثنی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس حالت میں وضوء ٹوٹنے کا مخرج مضموم ہو گا تو اس طرح غالب طور پر گمان یہی ہوتا ہے کہ اس کا وضوء نہیں ٹوٹا.

اور بعض علماء کا قول ہے کہ:

ہر حالت میں زیادہ نیند وضوء توڑ دے گی، لیکن قلیل سی نیند نہیں امام مالك رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، اور امام احمد سے ایک روایت بھی تو اس طرح یہ پانچواں قول ہوا.

قلیل اور کثیر نیند میں فرق یہ ہے کہ:

کثیر اور زیادہ نیند وہ گہری نیند ہے جس میں انسان کو وضوء ٹوٹنے کا احساس تك نہیں ہوتا، اور قلیل نیند وہ ہے جس میں اگر انسان کا وضوء ٹوٹے تو اسے وضوء ٹوٹنے کا احساس ہو جاتا ہے، مثلا ہوا خارج ہو تو اسے علم ہو جاتا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ہمارے معاصر علماء کرام میں سے الشیخ ابن باز اور ابن عثیمین رحمہم اللہ اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے یہی قول اختیار کیا ۔ اور صحیح بھی یہی ہے ۔ تو اس طرح ان سب دلائل کو جمع کیا جا سکتا ہے.

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ نیند سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اور انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا.

تو اس طرح انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو قلیل اور تھوڑی سی نیند پر محمول کیا جائیگا جس میں انسان کو وضوء ٹوٹنے کا احساس اور شعور ہو جاتا ہے، اور صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث کو گہری نیند پر محمول کیا جائیگا جس میں انسان کو وضوء ٹوٹنے کا احساس اور شعور نہیں ہوتا.

اس کی تائید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان کرتا ہے:

" آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں، جب آنکھیں سو جائیں تو تسمہ ڈھیلا ہو جاتا ہے "

مسند احمد (4 / 97) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4147) میں اسے صحیح کہا ہے.

الوکاء اس تمسہ یا دھاگے کو کہتے ہیں جس سے مشکیزہ باندھا جاتا ہے.

اور " السہ " دبر کو کہتے ہیں.

حدیث کا معنی یہ ہے کہ:

بیداری دبر کا تسمہ ہیں، یعنی اس سے خارج ہونے والی اشیاء کی محافظ ہیں، کیونکہ جب تك انسان بیدار رہے گا وہ دبر سے خارج ہونے والی چیز کا محسوس کرےگا، اور جب سو جائے تو تسمہ کھل جائیگا.

الطیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب بیدار ہو جائے تو اپنے پیٹ میں جو کچھ ہے اس پر کنٹرول کر لیتا ہے، اور جب سو جائے تو اس کا اختیار ختم ہو جاتا ہے جس کی بنا پر اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں " انتہی. ماخوذ از عون المعبود.

اس لیے جب انسان تسمہ پر کنٹرول نہ کر سکتا ہو وہ اس طرح کہ جب اس کا وضوء ٹوٹے تو اسے احساس بھی نہ ہو تو اس حالت کی نیند وضوء توڑ دے گی وگرنہ نہیں.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 275).

سبل السلام میں الصنعانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

" اقرب یہی ہے کہ: صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنا پر نیند سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ..... لیکن اس حدیث مین نیند کا لفظ مطلق بیان ہوا ہے اور انس رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں صحابہ کرام کے سونے اور نیند کا بیان ہے، کہ وہ چاہے خراٹے بھی لیتے تو بھی وضوء نہیں کرتے تھے، اور وہ اپنے پہلو کے بل بھی لیٹ لیتے تھے، یہ کہ وہ چوکنے رہتے تھے، اصل یہی ہے کہ ان کی قدر و منزلت اور شان بہت ہے، اور وہ وضوء توڑنے والی اشیاء سے جاہل نہ تھے، خاص کر انس رضی اللہ تعالی عنہ نے صحابہ کرام سے مطلقا بیان کیا ہے.

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ ان میں علماء اور دینی مسائل کا علم رکھنے والے بھی تھے اور خاص کر نماز کے امور اور مسائل جو کہ دین اسلام کے عظیم رکن میں سے ہے کا بھی علم رکھتے تھے، اور خاص کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے کا انتظار کرنے والے صحابہ کرام میں جلیل القدر صحابہ بھی تھے.

جب ایسا ہی ہے تو پھر صفوان رضی اللہ عنہ کی مطلق حدیث کو گہری نیند کے ساتھ مقید کیا جائیگا جس کی بنا پر شعور اور احساس اور ادراک جاتا رہے، اور انس رضی اللہ تعالی عنہ کا خراٹے اور پہلو کے بل لیٹنا بیان کرنا اور انہیں بیدار کرنے کو گہری نیند نہ ہونے کی تاویل کی جائیگی، بعض اوقات تو ابتدائی نیند میں ہونے والا شخص بھی خرٹے لینے لگتا ہے، اور پہلو کے بل لیٹنے سے گہری نیند سونا لازم نہیں آتا " انتہی مختصرا.

دیکھیں: سبل السلام (1 / 97).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ مجموع الفتاوی میں نواقض وضوء کی تعداد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" اگر نیند زیادہ ہو کہ اگر سوئے ہوئے شخص کا وضوء ٹوٹ جائے تو اسے شعور تک نہ ہو، اور اگر نیند قلیل اور تھوڑی سی ہو کہ اگر وضوء ٹوٹ جائے تو سوئے ہوئے شخص کو خود ہی وضوء ٹوٹنے کا علم ہو جائے تو اس نیند سے وضوء نہیں ٹوٹےگا.

اس میں کوئی فرق نہیں کہ سویا ہوا شخص لیٹ کر سوئے یا بیٹھے ہوئے سہارا لگا کر یا بغیر سہارا کے بیٹھ کر، اہم یہ ہے کہ دل حاضر ہونا چاہیے، اگر تو یہ حالت ہو کہ اگر اس کا وضوء ٹوٹے تو سوئے ہوئے شخص کو خود ہی اس کا علم ہو جائے تو اس نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا.

اور اگر وہ ایسی حالت میں ہو کہ وضوء ٹوٹے اور وہ خود اس کا شعور نہ رکھ سکے اور اسے وضوء ٹوٹنے کا علم ہی نہ ہو تو اس کے لیے وضوء کرنا ضروری ہے، اس لیے کہ نیند بذاتہ ناقض وضوء نہیں، بلکہ وضوء ٹوٹنے کا گمان ہے، تو اگر حدث یعنی وضوء ختم ہونے کی نفی ہو کہ اگر انسان کا وضوء ٹوٹ جائے تو اسے اس کا شعور ہو تو اس نیند سے وضوء نہیں ٹوٹےگا.

بذاتہ نیند نواقض وضوء میں شامل نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ قلیل اور تھوڑی سی نیند وضوء نہیں توڑتی، اور اگر نیند نواقض وضوء میں شامل ہوتی تو پھر قلیل یا کثیر دونوں حالتوں میں وضوء ٹوٹ جاتا جیسا کہ پیشاب قلیل ہو یا کثیر وضوء توڑ دیتا ہے " انتہی.

اور فتاوی ابن باز رحمہ اللہ میں بھی اسی طرح کی کلام ہے:

ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر نیند گہری ہو کہ شعور اور احساس زائل ہو جائے تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اس کی دلیل جلیل القدر صحابی صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل روایت ہے:

" ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سفر میں تین دن اور تین راتیں اپنے موزے نہ اتاریں، مگر جنابت سے، لیکن پیشاب اور پاخانہ اور نیند سے "

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی ترمذی کے ہیں، اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس لیے بھی کہ معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں، تو جب آنکھیں سو جائیں تسمہ ڈھیلا ہو جاتا ہے "

اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے، لیکن اس کے کئی ایک شواہد ہیں جن سے اسے تقویت حاصل ہوتی ہے، مثلا مذکورہ بالا صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث، تو اس طرح یہ حدیث حسن درجہ کی ہوئی.... ..

رہا مسئلہ اونگھ کا تو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ اونگھ آنے سے شعور اور احساس ختم نہیں ہوتا، تو اس طرح

اس باب میں وارد احادیث کے مابین جمع اور تطبیق ہو جاتی ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (10 / 144).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں:

" گہری نیند وضوء ٹوٹنے کا مظنہ و جگہ ہے اس لیے جو شخص بھی مسجد یا کہیں اور گہری نیند سو گیا اس کے لیے دوبارہ وضوء کرنا ضروری ہے، چاہے وہ بیٹھ کر سوئے یا کھڑے ہو کریا لیٹ کر، اور چاہے اس کے ہاتھ میں تسبیح ہو یا نہ ہو، لیکن اگر نیند گہری نہ ہو مثلا ایسی اونگھ جس سے شعور اور احساس زائل نہیں ہوتا تو اس کے لیے دوبارہ وضوء کرنا ضروری نہیں، کیونکہ اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق صحیح احادیث وارد ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 262).

کمیٹی کے علماء کرام کا یہ بھی کہنا ہے:

" خفیف اور ہلکی سی نیند جس سے شعور اوراحساس زائل نہ ہو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ بعض اوقات نماز عشاء میں اتنی تاخیر کرتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے سر جھك جاتے اور وہ وضوء کیے بغیر ہی نماز ادا کرتے تھے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 263).

مزید تفصیل کے لیے آپ المجموع للنووی (2 / 14 - 24) اور مواہب الجلیل (1 / 312) اور الشرح الممتع ابن عثیمین (2 / 189 - 191) بھی دیکھیں.

واللہ اعلم .